قرآن و حدیث کی روشنی میں سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا بیان

مؤلف :

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

زاویہ پبلشرز

8-C (محی الدین بلڈنگ) داتا دربار مارکیٹ۔لاہور

فون 042-7248657 فیکس 042-7112954

Mob: 0300-9467047 - 0321-9467047 - 0300-4505466

Email:zaviapublishers@yahoo.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2006

باراول ______ ۱۰۰۰

ہدیہ ______ روپے

زیر اہتمام

نجابت علی تارڑ

لیگل ایڈوائزر

رائے صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

مکتبہ قادریہ نزد چوک میلاد مصطفیٰ سرکلر روڈ گوجرانوالہ 055-4237699

احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی 051-5558320

اسلامک بک کارپوریشن بیسمنٹ دی بنک آف پنجاب راولپنڈی 0300-5829668

مکتبۃ المدینہ، فیصل آباد/راولپنڈی/ملتان/حیدرآباد/کراچی 021-2203311

مکتبۃ المجاہد دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف 048-6691763

حنفیہ پاک پبلی کیشنز نزد بسم اللہ مسجد کھارادار کراچی

مکتبۃ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد 0333-7413467

منہاج القرآن اسلامک سیل سنٹر ضیاء مارکیٹ سرگودھا 0483-721630

مکتبہ ضیاء العلوم مین صدر بازار راولپنڈی 051-5585695

عطار اسلامی کتب خانہ بازار کلاں نزد دروازہ سیالکوٹ 0345-6747131

فہرست

☆☆☆☆☆☆

الحمد للّٰہ رب العالمین

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد ! فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے احکم الحاکمین ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، عبادت کے لائق صرف اسی کی ذات ہے اللہ تعالیٰ ایک مخفی خزانہ تھا جیسا کہ حدیثِ قدسی ہے۔ حدیثِ قدسی اُسے کہا جاتا ہے جو کلام اللہ تعالیٰ کا ہو مگر زبان سرکارِ اعظم ﷺ کی ہو۔

حدیثِ قدسی:...... کنت کنزاً مخفیاً فاجبتُ اَن اعراف فخلقت الخلق۔

ترجمہ:...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ایک مخفی خزانہ تھا پھر میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو تخلیق فرمایا۔

جب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور تھا ہی نہیں تو وہ اللہ تعالیٰ پوشیدہ کس سے تھا بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ازلی ابدی ہے اس کی صفات بھی قدیم اور ازلی ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات بہت ہیں مثلاً ربوبیت، رحمٰن، رزاق، ستار، غفار وغیرہ۔

کائنات کے وجود سے پہلے اللہ تعالیٰ کا رب ہونا رحمٰن جل جلالہٗ ہونا، رحیم جل جلالہٗ ہونا، رزّاق جل جلالہٗ ہونا، ستار جل جلالہٗ ہونا، غفّار جل جلالہٗ ہونا پوشیدہ تھا کہ ان صفّات کا اظہار کس پر ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت پوشیدہ تھی یعنی صفّات موجود تو تھیں مگر اظہار پوشیدہ تھا اپنی صفات کا اظہار کرنے کے لئے سب سے پہلے اپنے محبوب سرکارِ اعظم ﷺ کے نور کو اپنے نور کے فیض سے پیدا فرمایا پھر اس نورِ مصطفیٰ ﷺ

سے ساری کائنات کو پیدا کیا۔

پھر یہ نورِ مصطفیٰ ﷺ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں چمکا، حضرت آدم علیہ السلام کے بعد یہ نور حضرت نوح علیہ السلام کی پیشانی میں چمکا، حضرت نوح علیہ السلام کے بعد یہ نور حضرت شیث علیہ السلام کی پیشانی میں چمکا، حضرت شیث علیہ السلام کے بعد یہ نور حضرت ادریس علیہ السلام کی پیشانی میں چمکا، حضرت ادریس علیہ السلام کے بعد یہ نور حضرت ہود علیہ السلام کی پیشانی میں چمکا، حضرت ہود علیہ السلام کے بعد یہ نور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیشانی میں چمکا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد حضرت اسماعیل واسحٰق علیہم السلام کی پیشانی میں چمکا، اس کے بعد حضرت یعقوب و یوسف علیہم السلام کی پیشانی میں نورِ مصطفیٰ ﷺ چمکا، اس کے بعد حضرت موسیٰ وہارون علیہم السلام کی پیشانی میں چمکا، اس کے بعد حضرت داؤد وسلیمان علیہم السلام کی پیشانی میں یہ نور چمکا، اس کے بعد حضرت یحیٰ وزکریا علیہم السلام کی پیشانی میں چمکا، اس کے بعد یہ نور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشانی میں چمکا۔

پھر یہ نور یکے بعد دیگرے آپ ﷺ کے آباؤ اجداد کی پشتوں سے منتقل ہوتا چلا آرہا تھا۔

القرآن:...... الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی السجدین انه هو السمیع العلیم.

ترجمہ:...... جو آپ کو دیکھتا رہتا ہے جب آپ کھڑے ہوتے ہیں اور ہم تمہارا نورِ پاک سجدہ کرنے والوں میں گردش دیکھ رہے ہیں بے شک وہی سب کچھ سُننے والا جاننے والا ہے۔ (سورۂ شعراء، آیت ۲۱۸ تا ۲۲۰)

ابونعیم نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے اِن آیات کا مفہوم اس طرح نقل کیا ہے کہ "تقلّب" سے مُراد "تنقل فی الاصلاب" یعنی جب آپ ﷺ کا نور یکے بعد دیگرے آپ ﷺ کے آباؤ اجداد کی پشتوں سے منتقل ہوتا ہوا حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ مبارک اور حضرت عبدُاللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں چمکا۔

اس آیتِ مبارکہ سے یہ عقیدہ بھی ثابت ہوا کہ سرکارِ اعظم ﷺ اپنے جن جن آباؤ اجداد کی پشتوں سے منتقل ہوکر دنیا میں تشریف لائے وہ سب کے سب سجدہ کرنے والے مومن، موحد اور توحید پر تھے اُن میں سے کوئی بھی کافر ومشرک نہ تھا۔

اسلامی عقائد میں یہ بات موجود ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام جتنے بھی اس دنیائے فانی میں مبعوث ہوئے سب کے سب مرد تھے کسی عورت کو منصبِ نبوت پر فائز نہیں کیا گیا اور نہ ہی کسی جن کو منصبِ نبوّت پر فائز کیا گیا انبیائے کرام علیہم السلام نور کے پیکر ہیں۔

اَب قرآنِ مجید اور احادیث مبارکہ کی روشنی یہ ثابت کیا جائے گا کہ سرکارِ اعظم ﷺ کی حقیقت نور ہے۔

نورِ مصطفیٰ ﷺ قرآن مجید کی روشنی میں

القرآن:...... قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ

ترجمہ:...... بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا۔ (سورۂ مائدہ آیت 15، پارہ 6)

تفسیر:...... تفسیر ابنِ عباس صفحہ نمبر 72، تفسیرِ کبیر صفحہ نمبر 396 جلد سوئم، تفسیر خازن صفحہ نمبر 417 جلد اوّل، تفسیرِ مدارک صفحہ نمبر 470 جلد اوّل، تفسیر روح المعانی صفحہ

نمبر 87 جلد 6، تفسیرِ روح البیان صفحہ نمبر 548 جلد اوّل، تفسیر درمنثور صفحہ نمبر 231 جلد سوئم، تفسیرِ جلالین، تفسیرِ ابنِ جریر، مدارج النبوۃ اور مواہب الدنیہ تمام معتبر تفاسیر میں مفسرین نے اس آیت میں نور سے سرکارِ اعظم ﷺ کو مُراد لیا ہے۔

القرآن:...... یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ o

ترجمہ:...... چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا پڑے بُرا مانیں کافر۔ (سورۂ توبہ، آیت 32، پارہ 10)

تفسیر:...... مُفسرین اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس آیت میں نور سے مُراد سرکارِ اعظم ﷺ ہیں کُفار چاہتے تھے کہ سرکارِ اعظم ﷺ کو (معاذ اللہ) قتل کر دیا جائے۔ قرآنِ مجید کی اس آیت میں واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے قتل پر کسی کو قدرت نہیں دی۔

القرآن:...... وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا

ترجمہ:...... اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا۔

تفسیر:...... اس آیتِ مُبارکہ میں روشن نور سے مُراد سرکارِ اعظم ﷺ کی ذات ہے۔

القرآن:...... اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ

ترجمہ:...... اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے۔ (سورۂ نور، آیت نمبر 35)

تفسیر:......اس آیت میں ''مَثَلُ نُوْرِہٖ'' سے مُراد سرکارِ اعظم ﷺ کی ذات ہے۔
(روح البیان، تفسیر خازن، تفسیر کبیر)

اِن تمام آیات اور تفاسیر سے یہ بات واضح ہوگئی کہ سرکارِ اعظم ﷺ نور ہیں۔

نورِ مصطفیٰ ﷺ احادیث کی روشنی میں

حدیث شریف:...... اَوَّلَ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ.

ترجمہ:......سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام مخلوقات سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔(بحوالہ: تفسیرِ روح البیان جلد دوم صفحہ نمبر 191، مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ نمبر 2، معارج النبوۃ جلد پنجم صفحہ 135)

حدیث شریف:...... اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ

ترجمہ:......سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوں اور ساری مخلوق میرے نور سے۔(بحوالہ: مدارج النبوۃ، مصنف، محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ)

حدیث شریف:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان مجھ کو خبر دیجئے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس کو پیدا فرمایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی ﷺ کے نور کو (اپنے نور کے فیض سے) پیدا فرمایا پھر وہ نور قدرتِ الٰہیہ سے جہاں تک ربّ کریم کو منظور تھا سیر کرتا رہا اُس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا نہ جنت تھی نہ جہنم تھا نہ فرشتہ تھا نہ آسمان تھا نہ زمین تھی نہ سورج تھا نہ چاند تھا نہ ستارہ تھا نہ انسان۔(بحوالہ: بیہقی شریف، مواہب الدنیہ، زرقانی شریف جلد اوّل صفحہ 46)

حدیث شریف:......سرکارِ اعظم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے عمر رضی اللہ عنہ! تو مجھے جانتا ہے کہ میں کون ہوں؟ میں وہ ہوں کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا تو میرے نور نے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا۔ مزید ارشاد فرمایا میں وہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کو میرے نور سے بنایا اور کرسی کو میرے نور سے بنایا لوح و قلم کو میرے نور سے بنایا۔(بحوالہ: جواہر البحار جلد دوم صفحہ نمبر 345)

حدیث شریف:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ ایک رات تہجد کی نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سُنا (طویل حدیث ہے جس کا آخری حصّہ یہ ہے) اے اللہ تعالیٰ! میرے دل میں نور ڈال دے اور میری قبر کو نورانی کردے میرے آگے نور، میرے پیچھے نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، میرے اُوپر نور، میرے نیچے نور، یعنی میرے ہر طرف تیرا ہی نور ہو اور میرے کانوں میں نور، میری آنکھوں میں نور، میرے روئیں روئیں میں نور، میری کھال میں نور، میرے گوشت میں نور، میرے خون میں نور اور میری ہڈی ہڈی میں نور ہی نور کردے، اے اللہ تعالیٰ! میرے نور کو بڑھا دے، مجھ کو نور عطا کردے اور میرے لئے نور مقرّر فرمادے۔(بحوالہ: ترمذی شریف)

فائدہ:......اس دُعا میں سرکارِ اعظم ﷺ نے اپنے نور کو مزید بڑھانے کی دعا فرمائی ہے مطلب یہ کہ نور تو ازل سے ہیں اپنے رب جل جلالہٗ سے دعا کر کے اپنے نور کو مزید بڑھا رہے ہیں۔

حدیث شریف:......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کے اعجاز کے بارے میں بیان کرتی ہیں کہ ایک اندھیری رات میں مجھ سے سوئی زمین پر

گر پڑی میں تلاش کررہی تھی کہ اچانک سرکارِ پُر نور ﷺ کے چہرۂ نور سے نور کی شعاعیں نکلنا شروع ہوگئیں مجھے اُس نور کی روشنی سے گم شدہ سوئی مل گئی۔

(بحوالہ: ابنِ عساکر جلد اوّل صفحہ نمبر 324)

حدیث شریف:......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ صرف ایک مرتبہ کا واقعہ یا اتفاقیہ معاملہ نہ تھا بلکہ میں ہمیشہ رات کی تاریکی میں چہرۂ مصطفیٰ ﷺ کے نور کی روشنی میں سوئی میں دھاگہ ڈال لیا کرتی تھی۔

(بحوالہ: خصائص الکبریٰ جلد اوّل صفحہ 156)

سوزنِ گم شدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے
شام کو صبح بناتا ہے اُجالا تیرا

حدیث شریف: ......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ چودھویں رات میں سرکارِ پُر نور ﷺ سُرخ جوڑا پہنے تشریف فرما تھے، میں کبھی چاند کو اور کبھی آپ ﷺ کے چہرے کو دیکھتا تھا مگر آپ ﷺ کے چہرے کا نور مجھے چاند سے بھی زیادہ خوبصورت دکھائی دیا۔ (بحوالہ: ترمذی، دارمی)

دیکھ اُن کے ہوتے نازیبا ہے دعویٰ نور کا
اے قمر کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکہ نور کا

حدیث شریف: ......حضرت ربیع بن معوذ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ سرکارِ پُر نور ﷺ کیسے تھے؟ کہنے لگیں اگر تم سرکارِ پُر نور ﷺ کو دیکھتے تو سمجھتے اُٹھتا ہوا سورج (نور) دیکھ رہے ہیں۔ (بحوالہ: دارمی)

حدیث شریف:......حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ پُر نور ﷺ کے

دانت مبارک بڑے ہی چمکیلے تھے، منہ کھولتے تو دانتوں سے ایک نور سا نکلتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ (بحوالہ: دارمی)

مندرجہ بالا تمام احادیثِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ سرکارِ اعظم ﷺ نور علیٰ نور ہیں بلکہ آپ ﷺ کے نور ہی سے کائنات میں نور ہے۔

نبی کو اپنی طرح بشر کہنا کفّار کا طریقہ ہے

نبی کو سب سے پہلے بشر کس نے کہا:

القرآن:...... قَالَ یٰٓاِبۡلِیۡسُ مَا لَکَ اَلَّا تَکُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِیۡنَ O

ترجمہ:......اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا۔

(سورۂ حجر، آیت نمبر 33 پارہ 14)

تو ابلیس نے جواب دیا!

القرآن:...... قَالَ لَمۡ اَکُنۡ لِّاَسۡجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقۡتَهٗ

ترجمہ:......بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں۔ (سورۂ حجر، آیت 33 پارہ 14)

تفسیر:......ابلیس حضرت آدم علیہ السلام کی عزت وشان کا منکر نگاہِ خفت سے نبی کی بشریت کو اُچھالنے والا ناری تھا فرشتے نوری تھے اس لئے اُن کی نگاہ اس نورِ مصطفیٰ ﷺ کی طرف گئی جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں چمک رہا تھا اور ابلیس ناری تھا وہ نورِ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ نہ سکا اس کی نگاہ حضرت آدم علیہ السلام کی بشریت تک محدود رہی تو پھر اس کا انجام کیا ہوا۔

القرآن:......قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّکَ رَجِیۡمٌ O وَّاِنَّ عَلَیۡکَ اللَّعۡنَةَ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ O

ترجمہ:......تو جنت سے نکل جا کہ تو مردود ہے اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے۔(سورۂ حجر، آیت 35/34 پارہ 14)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مردود ہونے کے بعد اس نے اپنے چیلوں کو اس کام میں لگا دیا چنانچہ ہر دور میں کُفّار نے اپنے انبیاء کو نگاہِ خفت سے بشر کہنا شروع کیا۔

حضرت نوح علیہ السلام کو کفّار نے بشر کہا:

القرآن:...... فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا ط

(پارہ 13 ع 14)

ترجمہ:......تو (حضرت نوح علیہ السلام) کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا کہ ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا بشر دیکھتے ہیں۔

حضرت ہود علیہ السلام کو کفار نے بشر کہا:

القرآن:...... وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا لا مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ لا

ترجمہ:......اور کہا اس قوم کے سردار جنہوں نے کُفر کیا اور آخرت کی حاضری کو جھٹلایا اور ہم نے اُنہیں دنیا کی زندگی میں آرام دیا کہ یہ تو تمہارے ہی مثل بشر ہیں۔

(سورۂ مومنون، آیت 34/33، پارہ 18)

قومِ عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کو بشر کہا اور پھر ذلیل ہوئے اُن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا لہٰذا معلوم ہوا کہ نبی کی بشریت کو اُچھالنا کفّار کا طریقہ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کفّار نے بشر کہا:

القرآن:...... قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا۔

ترجمہ:......کافروں نے (حضرت موسیٰ علیہ السلام سے) کہا کہ تم تو ہمارے ہی مثل بشر ہو۔ (پارہ 13 ع 14)

جب حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام ایمان کی دعوت لے کر کفار کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے کہا۔

القرآن:...... فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا۔

ترجمہ:......تو کافروں نے کہا کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے مثل دو بشر (موسیٰ و ہارون علیہم السلام) پر۔ (پارہ 18 ع 3)

حضرت صالح علیہ السلام کو کفّار نے بشر کہا:

القرآن:...... مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا۔

ترجمہ:......(کافروں نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ) تم تو ہمارے ہی مثل بشر ہو۔ (پارہ 19 ع 12)

حضرت شعیب علیہ السلام کو کفّار نے بشر کہا:

القرآن:......وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا۔

ترجمہ:......(کافروں نے حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا کہ) تم تو ہمارے ہی مثل بشر ہو۔ (پارہ 19 ع 14)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کفّار نے بشر کہا:

القرآن:...... قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا لا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ o

ترجمہ:...... (کفار حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے) بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے بشر اور رحمٰن نے کچھ نہیں اُتارا تم جھوٹے ہو۔ (سورۂ یٰسین، آیت 15 پارہ 22)

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی کو کفار کے منہ سے شیطان نے اپنے جیسا بشر کہلوایا کیونکہ یہ اس کا مشن تھا لہٰذا اب وہ ابوجہل اور ولید بن مغیرہ کے پاس پہنچا تا کہ سرکارِ اعظم ﷺ کی بشریت کو اُچھالا جائے۔

ابوجہل نے سرکارِ اعظم ﷺ کو بشر کہا:

القرآن:...... اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ o مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ o لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ط وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ج اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ o

ترجمہ:...... لوگوں کے لئے اُن کے حساب کا وقت آ گیا اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس کوئی نصیحت آتی ہے تو اسے نہیں سُنتے مگر کھیلتے ہوئے اُن کے دل کھیل میں پڑے ہیں اور ظالمین پوشیدہ پوشیدہ سرگوشی کرتے ہیں کہ نہیں ہے یہ مگر تمہاری مثل بشر۔ کیا پس تم جادو پر آتے ہو حالانکہ تم صاحب بصیرت پر ہو۔ (سورہ الانبیاء، آیت 1 تا 3، پارہ 17)

شانِ نزول:...... یہ آیتِ کریمہ ابوجہل اور اس کے دوستوں کے حق میں نازل ہوئی جب اُن کے سامنے سرکارِ اعظم ﷺ نے قرآنِ مجید پڑھا تو اُنہوں نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی اور کہا کہ یہ ہماری مثل بشر ہیں اور قرآن مجید کو جادو کہا تو اللہ تعالیٰ

نے یہ آیات نازل فرمائیں اور کفارِ مکہ اور ابوجہل وغیرہ کو ڈرایا اور اس کا پورا بیان لکھ دیا "بشر مثلکم" کہنے والے ظالم آدمی سرکارِ اعظم ﷺ اور قرآن مجید سے بے خبر ہیں۔

ولید بن مغیرہ نے سرکارِ اعظم ﷺ کو بشر کہا:

القرآن:...... فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ o اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ o

ترجمہ:...... پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے اگلوں سے سیکھا یہ نہیں مگر بشر کا کلام۔ (سورۂ مدثر، پارہ 29 آیت 24/25)

اللہ تعالیٰ نے اس کی مذمت میں ارشاد فرمایا۔

القرآن:...... سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ o وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ o لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ o لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ o (سورۂ مدثر، آیت 27 تا 29، پارہ 29)

ترجمہ:...... کوئی دم جاتا ہے میں اُسے دوزخ میں دھنساتا ہوں اور تم نے کیا جانا دوزخ کیا ہے نہ چھوڑے نہ لگی رکھے آدمی کی کھال اُتار لیتی ہے۔

ان تمام آیاتِ مذکورہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ ابلیس سے لے کر ابوجہل تک کفار ہی انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے جیسا بشر کہتے رہے جس پر اللہ تعالیٰ اُن پر غضب ناک ہوا اور جہنم کی وعیدیں سُنائیں لہٰذا کسی نبی کے بارے میں بشر بشر کی رٹ لگانا کافروں کا کام ہے انبیاء کرام علیہم السلام کی بشریت فقط عقیدے اور ایمان میں رکھنے کے لئے ہوتی ہے اُچھالنے اور رٹ لگانے کے لئے نہیں ہوتی۔ ایمان میں رکھنے کے لئے ہوتی ہے اپنی تقریر کا عنوان بنانے کے لئے نہیں ہوتی۔ لہٰذا اپنی تقاریر کا موضوع نورانیت رکھا کرو۔

آیتِ بشریت کا جواب:

کچھ نادان لوگ اس آیت کو دلیل بنا کر سرکارِ اعظم ﷺ کی بشریت کو اُچھالتے

ہیں اور بشر بشر کی رٹ لگاتے ہیں۔

القرآن:...... قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى.

ترجمہ:......تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے۔

(سورۂ کہف، آیت 110، پارہ 16)

اس آیتِ کریمہ میں سرکارِ اعظم ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے بشر کہلوایا ہے یہاں لفظِ بشر کہنا سرکارِ اعظم ﷺ کی عاجزی وانکساری ہے۔

مثال:...... جیسے کوئی حاکمِ وقت یا ملک کا سربراہ اپنی رعایا سے کہے کہ میں تو آپ کا خادم ہوں۔ خادم کہنا حاکمِ وقت کی تواضع وانکساری ہے کہنے سے وہ خادم ہرگز نہ ہوگا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو بشر نہ کہا بلکہ اپنے محبوب ﷺ سے کہلوایا۔

مقتدر علماء ومفسرین نے اس آیت کا یہی معنیٰ بیان کیا ہے کہ کسی انسان کو یہ حق نہیں کہ وہ نبی کو عام انسانوں جیسا یا اپنی طرح کا بشر کہے۔

مثال:...... حضرت آدم علیہ السلام نے جب بھول سے دانۂ گندم تناول فرمایا تو دعا فرماتے ہوئے اپنے آپ کو بطورِ عاجزی وانکساری ظالم کہا۔ اگر کوئی مسلمان حضرت آدم علیہ السلام کو ظالم کہے تو کیا وہ مسلمان رہے گا ہرگز نہیں رہے گا کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام بطور عاجزی اپنے آپ کو خود جو چاہیں کہہ سکتے ہیں مگر ہم نہیں کہہ سکتے۔

مثال:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سرکارِ اعظم ﷺ اپنا بھائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ماں کہا کرتے تھے مگر کبھی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ نے آپ ﷺ کو بیٹا نہیں کہا، صرف اللہ کا رسول کہا۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سرکارِ اعظم ﷺ کو اپنا بھائی نہیں کہا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا رسول اور اپنا آقا ومولیٰ کہا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ سرکار ﷺ جو چاہیں ارشاد

فرما سکتے ہیں مگر ہم اُن کو اس طرح مخاطب نہیں کر سکتے۔

سرکارِ اعظم ﷺ بے مثل ہیں:

حدیث شریف:...... اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلُكُمْ .

ترجمہ:......سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔

(بحوالہ: بخاری شریف جلد دوئم)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔

حدیث شریف:...... اَيُّكُمْ مِثْلِيْ .

ترجمہ:......آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں کون ہے جو میرے مثل ہو۔ (بحوالہ: مشکوٰۃ شریف)

تیسرے مقام پر ارشاد فرمایا۔

حدیث شریف:...... لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ.

ترجمہ:......آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے کسی آدمی کی مانند نہیں۔

(بحوالہ: بخاری شریف، جلد اوّل صفحہ نمبر 246)

ان احادیث سے اُن لوگوں کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے جو کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے جیسے ہیں۔

نور ہونے کے باوجود بشری لبادے میں کیوں تشریف لائے:

سیّد المحدثین شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب مدارج النبوۃ جلد اوّل صفحہ نمبر 110/109 پر فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ سر سے قدم تک سارے کے سارے نور تھے۔ چاند اور سورج کی طرح روشن تھے اگر سرکارِ اعظم ﷺ

بشریت کا پردہ پہنے ہوئے نہ ہوتے تو کسی کو دیکھنے کی طاقت نہ ہوتی۔

(بحوالہ: مدارج النبوۃ، جلد اوّل صفحہ نمبر 110/109)

معلوم ہوا کہ سرکارِ اعظم ﷺ کی نورانیت آپ ﷺ کی حقیقت ہے اور آپ کی بشریت آپ کی صفت ہے لہٰذا بشریت سرکارِ اعظم ﷺ کا لباس ہے ہمیں سرکارِ اعظم ﷺ کی نورانیت پر بھی ایمان رکھنا چاہئے اور بشریت پر بھی ایمان رکھنا چاہئے کیونکہ یہ دونوں چیزیں قرآنِ مجید سے ثابت ہیں ایک کا بھی انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہوجائے گا۔

سرکارِ اعظم ﷺ کو اپنی طرح بشر کہنے سے بھی بچنا چاہئے کیونکہ اُن کا کوئی مثل نہیں، اُن کا کوئی ثانی نہیں یہی عقیدہ اسلامی عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلامی عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

فقط والسّلام

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

بروز ہفتہ 18 شوال المکرّم 1427ھ بمطابق 11 نومبر 2006ء

☆☆☆☆☆

حدیث نور اور حدیث سایہ کی تحقیقِ اسناد

ارشادِ نبوی ﷺ ہے، اے جابر! سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کا نور پیدا کیا۔ اس فرمانِ مقدس کو محدثین، مفسرین اور اہلِ سیر، مصنف عبدالرزاق کے حوالہ سے صدیوں سے نقل کرتے چلے آرہے ہیں، تمام امت مسلمہ نے اسے قبول کیا اور یہی عقیدہ رکھا کہ تخلیق اوّل "نورِ محمدی" ہے، اس حدیث اور دیگر احادیثِ مبارکہ "اوّل ماخلق اللّٰہ القلم" (اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدا کیا) "اوّل ماخلق اللّٰہ العقل" (اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا فرمایا) کے درمیان موافقت و تطبیق دیتے ہوئے یہی لکھا ہے کہ اولیت حقیقی نورِ محمدی کو ہی حاصل ہے۔ (زرقانی علی المواہب، از امام محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ، از ملا علی بن سلطان محمد قاری حنفی)

کچھ عرصہ سے جلد باز لوگوں نے بزرگوں پر عدم اعتماد کرتے ہوئے اس کا انکار کیا، پھر ان کا انکار اس وقت اپنے عروج پر گیا جب "مصنف عبدالرزاق" کا نسخہ انڈیا سے شائع ہوا، کیونکہ اس نسخہ میں یہ روایت نہ تھی، اس کے بعد تو یہ چیلنج شروع ہوگیا کہ یہ حدیث ہرگز نہیں اگر اس کا وجود ہے تو ثابت کر کے دکھاؤ، اہل علم نے واضح کیا کہ یہ مصنف کا مطبوعہ نسخہ ناقص ہے کیونکہ اس کے محقق مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی نے چوتھی جلد کی ابتداء میں اس کے ناقص ہونے کی تصریح کردی ہے، مگر "میں نہ مانوں" کی رٹ اب تک جاری ہے، اللہ تعالیٰ نے فضل ولطف فرمایا افغانستان سے مصنف کا کامل نسخہ مخطوطہ کی صورت میں دستیاب ہوگیا، (اب اسی نسخہ پر بیروت، لبنان میں تحقیق ہورہی ہے) جو عنقریب شائع ہورہا ہے، اس میں حدیثِ نور (حدیث نمبر 18,17) اس

سنداور الفاظ کے ساتھ موجود ہے، متن اور ترجمہ درج ذیل ہے۔

(17) عبدالرزاق عن ابن جریج عن الزھری عن سالم عن ابیه، انه قال: رایت رسول اللّٰه ﷺ بعینین ھاتین و کان نوراً کله بل نوراً من نوراللّٰه،من رآه بدیھا ھابه و من رآه مراراً استحبه اشد استحباب.

(اسناده صحیح)

ترجمہ:......امام عبدالرزاق فرماتے ہیں مجھے امام ابن جریج، ان سے امام زہری، ان سے حضرت سالم تابعی، ان سے ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا، آپ ﷺ سراپا نور تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نوروں میں سے عظیم نور تھے۔

(18) عبدالرزاق عن معمر عن ابن المنکدر عن جابر، قال: سالت رسول اللّٰه ﷺ، ان اول شئی خلقه اللّٰه تعالیٰ؟ فقال: ھو نور نبیک یاجابر، خلق اللّٰه ثم خلق فیه کل خیر وخلق بعده کل شئی، وحین خلقه اقامه قدامه من مقام القرب اثنی عشر الف سنته، ثم جعله اربعة اقسام، فخلق العرش والکرسی من قسم وحملته العرش وخزنته الکرسی من قسم واقام قسم الرابع فی مقام الحب اثنی عشر الف سنة ثم جعله اربعة اقسام فخلق القلم من قسم واللوح من قسم الجنة من قسم ثم اقام القسم الرابع فی مقام الخوف اثنی عشر الف سنة ثم جعله ا اربعة اجزاء، فخلق الملائکة من جزء والشمس من جزء والقمر من جزء والکواکب من جزء واقام الجزء الرابع فی مقام

الرجاء اثنی عشر الف سنة، ثم جعله اربعة اجزاء، فخلق العقل من جزء والعلم من جزء والحکمة من جزء والعصمة والتوفیق من جزء واقام الجزء الرابع فی مقام الحیاء اثنی عشر الف سنة، ثم نظر اللّٰه عزوجل الیه فترشح النور عرقا فقط منه مائة الف واربعة وعشرون الف قطرة من نور، فخلق اللّٰه من کل قطرة روح نبی او روح رسول ثم تنفست ارواح الانبیاء فخلق اللّٰه من انفاسھم الاولیاء والشھداء والسعداء والمطیعین الی یوم القیامة، فالعرش والکرسی من نوری، والکروبیون من نوری، والروحانیون من نوری والملائکة من نوری، والجنة وما فیھا من النعیم من نوری، وملائکة السموات السبع من نوری، والشمس والقمر والکواکب من نوری، والعقل والتوفیق من نوری، والشھداء والسعداء والصالحون من نتاج نوری، ثم خلق اللّٰه اثنی عشر الف حجاب، فاقام اللّٰه نوری وھو الجزء الرابع فی کل حجاب الف سنة، وھی مقامات العبودیة والسکینة والصبر والصدق والیقین فغمس اللّٰه ذلک النور فی کل حجاب الف سنة، فلما اخرج اللّٰه النور من الحجب رکبه اللّٰه فی الارض فکان یضئی منھا مابین المشرق والمغرب کالسراج فی اللیل المظلم، ثم خلق اللّٰه آدم من الارض فرکب فیه النورفی جبینه وثم انتقل منه الی شیث وکان ینتقل من طاھر الی طیب ومن طیب الی طاھر الی ان اوصله اللّٰه صلب عبداللّٰه بن عبدالمطلب ومنه الی رحم آمنه بنت وھب ثم اخرجنی

الی الدنیا فجعلنی سید المرسلین وخاتم النبیین ورحمة اللعالمین وقائد غر المحجلین هکذا کان بدء خلق نبیک یاجابر.

ترجمہ:......امام عبدالرزاق فرماتے ہیں مجھے حضرت معمران سے ابن منکدر اور انہیں حضرت جابر ﷺ نے بیان کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کون سی شے پیدا کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، اے جابر! وہ تیرے نبی کا نور ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرما کر اس میں سے ہر خیر پیدا کی اور اس کے بعد ہر شے پیدا کی، جب اس نور کو پیدا فرمایا تو اسے بارہ ہزار سال تک مقامِ قرب پہ سامنے فائز رکھا، پھر اس کے چار حصص کیے ایک حصّہ سے عرش وکرسی، دوسرے سے حاملین عرش اور خازنین کرسی پیدا کیے، پھر چوتھے حصّہ کو مقامِ محبت پر بارہ ہزار سال رکھا پھر اسے چار میں تقسیم کیا، ایک سے قلم، دوسرے سے جنت بنائی، پھر چوتھے کو مقامِ خوف پر بارہ ہزار سال رکھا پھر اس کے چار اجزاء کئے ایک جزء سے ملائکہ، دوسرے سے شمس، تیسرے سے قمر اور ایک جزء سے ستارے بنائے، پھر چوتھے جزء کو مقام رجا پر بارہ ہزار سال تک رکھا، پھر اس کے چار اجزاء بنائے ایک سے عقل، دوسرے سے علم، تیسرے سے حکمت اور چوتھے سے عصمت وتوفیق بنائی، پھر چوتھے کو مقامِ حیا پر بارہ ہزار سال تک رکھا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر نظر کرم فرمائی تو اس نور کو پسینہ آیا جس سے ایک لاکھ چوبیس ہزار نور کے قطرے جھڑے تو اللہ تعالیٰ نے ہر قطرہ سے نبی کی روح یا رسول کی روح پیدا کی، پھر ارواحِ انبیاء کرام نے سانس لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان انفاس سے تا قیامت اولیاء، شہداء، سعداء اور فرمانبرداروں کو پیدا فرمایا تو عرش وکرسی میرے نور سے، کروبین میرے نور سے، روحانیوں میرے نور سے، ملائکہ میرے نور سے،

جنت اور اس کی تمام نعمتیں میرے نور سے، ملائکہ سبع سموات میرے نور سے، شمس، قمر اور ستارے میرے نور سے، عقل وتوفیق میرے نور سے، ارواح رسل وانبیاء میرے نور سے، شہداء اور صالحین میرے نور کے فیض سے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے بارہ ہزار پردے پیدا فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے میرے نور کے جزء رابع کو ہر پردہ میں ہزار سال رکھا اور یہ مقامات عبودیت، سکینہ، صبر، صدق ویقین تھے، تو اللہ تعالیٰ نے اس نور کو ہزار سال تک اس پردہ میں غوطہ زن رکھا، جب اسے اس پردہ سے نکالا اور اسے زمین کی طرف بھیجا تو اس سے مشرق ومغرب یوں روشن ہوئے جیسے تاریک رات میں چراغ، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو زمین سے پیدا کیا تو ان کی پیشانی میں نور رکھا پھر اسے حضرت شیث کی طرف منتقل کیا، پھر وہ طاہر سے طاہر کی طرف منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب ﷺ کی پشت میں اور سیّدہ ساجدہ آمنہ بنت وهب رضی اللہ عنہا کے شکم میں آیا، پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا میں پیدا فرما کر رُسل کا سردار، آخری نبی رحمۃ للعالمین اور تمام روشن اعضاوالوں کا قائد بنایا تو جابر! یوں تیرے نبی ﷺ کی تخلیق سے ابتداء ہوئی۔

(تحقیق سند حدیث نمبر 17)

ا۔ حافظ کبیر امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع حمیری صنعانی رحمۃ اللہ علیہ، ۱۲۶ھ میں صنعا (یمن) میں پیدا ہوئے، حضرت امام عبیداللہ بن عمر (بن حفص) سے کسی قدر اور زیادہ تر امام ابن جریج، امام ثور بن یزید، امام معمر، امام اوزاعی اور امام سفیان ثوری سے روایت کرتے ہیں، اور ان سے امام احمد بن حنبل، امام اسحاق بن راہویہ،

امام ذہلی، امام احمد بن صالح، امام رمادی، امام اسحاق بن ابراہیم دبری اور دوسرے
بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا، آپ امام معمر کے ممتاز شاگردوں میں سے ہیں،
سات سال تک ان کی صحبت میں رہے، ان کی احادیث صحاح ستہ کی ساری کتابوں
میں مذکور ہیں، صحیح بخاری میں آپ سے کم وبیش ۸۹/ احادیث مروی ہیں، جب کہ صحیح
مسلم میں کم وبیش ۲۸۹/ احادیث آپ سے مروی ہیں، ثقہ راوی ہیں، ۲۱۱ھ میں
وفات پائی۔

۲۔ امام ابوالولید عبدالمالک بن عبدالعزیز بن جریج رحمۃ اللہ علیہ ۸۰ھ میں مکہ
مکرمہ میں پیدا ہوئے، بلند پایہ حافظ حدیث اور حرم پاک کے نامور فقیہ ہیں، صحیحین
اور سنن کے چھ مجموعوں کے راوی ہیں، اپنے والد بزرگوار کے علاوہ کسی قدر امام مجاہد سے
بھی علم حاصل کیا، زیادہ تر استفادہ امام عطاء بن ابی رباح سے کیا، امام میمون بن مہران،
امام عمرو بن شعیب، امام زہری، امام نافع، امام جعفر صادق اور دوسرے بہت سے
اساتذہ سے مستفیض ہوئے، ان سے دونوں سفیان، مسلم بن خالد، ابن علیہ، حجاج بن
محمد، ابو عاصم، روح، وکیع، عبدالرزاق اور دوسرے بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں،
بڑے عبادت گزار اور زہد شب زندہ دار تھے، ثقہ راوی ہیں، ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔

۳۔ امام ابوبکر محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب بن عبداللہ بن
حارث بن کلاب الزہری رحمۃ اللہ علیہ ۵۰ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ جلیل
القدر تابعی، عظیم المرتبت عالم دین اور علم حدیث میں اپنے دور کے مشہور امام ہیں،
حضرت عبداللہ بن عمر، سہل بن سعد، انس بن مالک، محمود بن ربیع، سعید بن مسیّب، ابو
امامہ بن سہل اور اس طبقہ کے دوسرے صحابہ اور کبار تابعین سے علم حدیث حاصل

کیا اور آپ سے عقیل، یونس، زبیدی، صالح بن کیسان معمر، شعیب بن ابی حمزہ،
اوزاعی، لیث، مالک، ابن ابی ذئب، عمرو بن حارث، ابراہیم بن سعد، سفیان بن عیینہ
اور دوسرے بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں، صحیحین اور سنن کے چھ مجموعوں کے
ثقہ راوی ہیں، ۱۲۴ھ میں شام میں وفات پائی۔

۴۔ حضرت ابوعمر سالم بن عبداللہ بن عمر خطاب العمری رضی اللہ عنہ، آپ خلیفہ ثانی
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پوتے اور مدینہ منورہ کے نامور فقیہ ہیں، آپ نے اپنے والد
حضرت عبداللہ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ،
حضرت رافع بن خدیج، حضرت سفینہ اور حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اجمعین سے سماع حدیث کیا، اور آپ سے عمرو بن دینار، زہری، عبیداللہ بن عمر، صالح
بن کیسان، موسیٰ بن عقبہ، حنظلہ بن ابی سفیان اور دوسرے بہت سے لوگوں نے کسب
فیض کیا، زہد وعبادت اور علمی فضیلت میں بے نظیر تھے، صحیحین اور مجموعہ سنن کے ثقہ
راوی ہیں، ۱۰۶ھ میں وفات پائی۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں ۷۳ھ میں وفات پائی۔

(تحقیق سند حدیث نمبر 18)

یہ حدیث ثلاثی احادیث میں سے ہے یعنی امام عبدالرزاق اور نبی کریم ﷺ کے
درمیان صرف تین راوی ہیں، امام معمر، امام محمد بن المنکدر اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ
عنہم۔ یہ سند الحمد للہ زبردست صحیح اور عالی سند ہے، اس کے تمام رواۃ ثقات ائمہ اعلام
میں سے ہیں۔

۱۔ امام عبدالرزاق بن ہمام بن نافع حمیری صنعانی رحمۃ اللہ علیہ (ان کے حالات اوپر گذر چکے)

۲۔ امام ابوعروہ معمر بن راشد ازدی بصری رحمۃ اللہ علیہ ۹۵ھ یا ۹۶ھ میں پیدا ہوئے، آپ نے امام زہری، قتادہ، عمرو بن دینار، زیادہ بن علاقہ، یحیٰی بن ابی کثیر، محمد بن زیاد جحی اوران کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا اوران سے سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن مبارک، غندر، ابن علیہ، یزید بن زریع، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، ہشام بن یوسف، عبدالرزاق اوردوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے، یہ اپنے وقت کے زبردست عالم اورثقہ محدث ہیں، صحیحین اورسنن کے چھ مجموعوں کے راوی ہیں، صحیح بخاری اورصحیح مسلم کے مرکزی راوی ہیں، صحیح بخاری میں ان سے کم وبیش سوادوسو ۲۲۵/احادیث مروی ہیں، جس میں اسی ۸۰ کے اوپر عبدالرزاق عن معمر کی سند سے ہیں۔ مسلم شریف میں ان سے کم وبیش ۳۰۰/احادیث مروی ہیں، جن میں سے کم وبیش ۲۸۰/احادیث عبدالرزاق عن معمر کی سند سے ہیں۔ ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔

۳۔ شیخ الاسلام امام ابوعبداللہ محمد بن منکدر تیمی رحمۃ اللہ علیہ ۳۰ھ کے بعد پیدا ہوئے، مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابن عباس، حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن مسیّب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اوردوسرے صحابہ کی ایک جماعت سے احادیث کی روایت کرتے ہیں، آپ سے آپ کے صاحبزادے منکدر، امام مالک، شعبہ، معمر، روح بن قاسم، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ اوردوسرے لوگوں نے روایت کی ہے، صحیح بخاری میں ان سے

کم وبیش ۳۰ سے زیادہ احادیث مروی ہیں، جن میں کم وبیش ۲۹/احادیث محمد بن المنکدر عن جابر ؓ کی سند سے ہیں۔ صحیح مسلم میں ان سے کم وبیش ۲۲/احادیث مروی ہیں، جن میں سے ۱۴ کے قریب حضرت جابر ؓ سے مروی ہیں۔ ۱۳۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

۴۔ حضرت ابوعبداللہ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما مشہور صحابیٔ رسول ﷺ ہیں، ۹۴ سال کی عمر پا کر ۷۸ھ میں وفات پائی۔

ایک شبہ کا ازالہ

حضرت ابوالعباس شیخ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی شافعی مصری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۲۳ھ) نے اپنی کتاب ''مواہب اللدنیہ'' میں ''مصنف عبدالرزاق'' کے حوالہ سے جو حدیث نور نقل فرمائی ہے اس میں ''من نورہ'' کے الفاظ ہیں، جب کہ دریافت ہونے والے نسخہ میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ امام قسطلانی کے پیش نظر مصنف عبدالرزاق کا جو نسخہ تھا، انہوں نے اس کے مطابق نقل کیا، جو نسخہ اب افغانستان سے دریافت ہوا ہے اس کے الفاظ اوپر گذر چکے ہیں اورنسخوں میں معمولی اختلاف کا ہونا کوئی بڑی بات نہیں جیسا کہ اہل علم پر اظہر من الشمس ہے، یہاں یہ بھی یاد رہے کہ ایک روایت کی نقل میں ایک راوی کچھ لفظ کم نقل کر رہا ہو اور دوسرا راوی کچھ لفظ زیادہ لا رہا ہو تو ثقہ کی زیادۃ قبول کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس حدیث سے پہلے والی حدیث نمبر 17 میں صاف ''نور من نور اللّٰہ'' کے الفاظ درج ہیں، لہٰذا اعتراض کی گنجائش نہیں۔

(2)

اُمتِ مسلمہ یہ مانتی چلی آرہی ہے کہ آپ ﷺ نور ہیں اس لئے آپ ﷺ کے جسم اقدس کا سایہ نہیں، اس پر دیگر دلائل کے علاوہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول گرامی بھی ہے کہ آپ ﷺ کے جسم اقدس کا سایہ نہ تھا، اسے بہت سے بزرگوں نے نقل کیا مگر سند نہ تھی، بعض لوگوں نے سند نہ ہونے کی وجہ سے اسے قبول نہ کیا، الحمد للہ مذکورہ ''مصنف عبدالرزاق'' کے نسخہ میں اس کی بھی سند موجود ہے، ہم اسے متن اور سند کی تحقیق کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔

(4) عبدالرزاق عن ابن جریج قال اخبرنی نافع عن ابن عباس قال: لم یکن لرسول اللہ ﷺ ظل ولم یقم مع شمس قط الا غلب ضوءہ الشمس ولم یقم مع السراج قط الا غلب ضوءہ السراج. (سندہ صحیح)

ترجمہ:......امام عبدالرزاق فرماتے ہیں مجھے ابن جریج انہیں امام نافع اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سایہ مبارک نہ تھا، جب آپ ﷺ سورج کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ کے نور کی روشنی کا سورج پہ غلبہ ہوتا، اسی طرح کسی چراغ کے سامنے قیام ہوتا تو آپ کے نور کی روشنی کا چراغ پر غلبہ ہوتا۔

(تحقیق سند حدیث نمبر 4)

۱۔ امام عبدالرزاق بن ہمام بن نافع رضی اللہ عنہ

۲۔ امام ابوالولید عبدالمالک بن عبدالعزیز بن جریج رضی اللہ عنہ

۳۔ امام ابوعبداللہ نافع بن کاؤس عدوی رحمۃ اللہ علیہ، مدینہ منورہ میں سکونت

رکھتے تھے، آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابوہریرہ، ام سلمہ، رافع بن خدیج، ابولبابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور دوسرے صحابہ سے علم حدیث حاصل کیا، آپ سے امام اوزاعی، ابن جریج، ایوب، عبیداللہ بن عمر، ابن عون، مالک، عقیل بن خالد، لیث اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں، امام بخاری آپ کی سند کو سب سندوں سے زیادہ صحیح مانتے ہیں، صحیحین اور سنن کے مجموعوں کے راوی ہیں، ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔

۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں، ۶۸ھ میں طائف میں وفات پائی۔

مخطوطہ کی یہ احادیث مفتی محمد عباس رضوی، ریسرچ آفیسر محکمہ اوقاف دبئی نے ماہنامہ ''سوئے حجاز'' لاہور میں اشاعت کے لئے مفتی محمد خان قادری مدظلہٗ کو ارسال فرمائیں، ہم نے یہ احادیث ماہنامہ ''سوئے حجاز'' شمارہ اکتوبر ۲۰۰۴ء سے نقل کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ''مصنف عبدالرزاق'' علیہ الرحمہ کا یہ کامل نسخہ جلد شائع ہو جائے تاکہ امت کے افتراق و انتشار میں کمی واقع ہو سکے۔

اس سے سبق بھی حاصل کر لینا چاہیے کہ ہمیشہ امت کے مسلمہ بزرگوں پر اعتماد کرنا چاہیے اگر انہوں نے کوئی بات لکھی ہے تو جلدی سے اس کا انکار مناسب نہیں، اس کی بنیاد کی تلاش میں رہنا چاہیے بلکہ ہمارے لئے ان کا لکھ دینا ہی کافی ہے، ہمارا علم و مطالعہ اور تقویٰ ان جیسا کہاں؟ وہ لاکھوں احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ دیتے ہیں جب کہ ہمارے لئے فقط عبارت پڑھنا بھی مشکل ہوتی ہے۔

وما علینا الا لبلاغ المبین

ماخذ ومراجع

۱۔ ماہنامہ سوئے حجاز، لاہور، شمارہ اکتوبر ۲۰۰۱ء

۲۔ حافظ شمس الدین محمد ذہبی، تذکرۃ الحفاظ (اردو ترجمہ) مطبوعہ، اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور ۱۹۸۱ھ

۳۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، بستان المحدثین (اردو، فارسی) مطبوعہ ایچ، ایم سعید کمپنی کراچی ۱۹۸۴ء

۴۔ شاہ معین الدین احمد ندوی، تابعین، مطبوعہ دارالمصنفین اعظم گڑھ ۱۹۳۷ء

۵۔ علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی، اولیاء رجال الحدیث، مطبوعہ مصلح الدین پبلی کیشنز کراچی ۱۹۹۸ء

۶۔ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ، شمارہ نومبر ۲۰۰۴ء

دیوبندی اکابر مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب ''نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ'' (مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی) صفحہ نمبر 6/5 پر نورِ مصطفیٰ ﷺ کے متعلق لکھتے ہیں کہ......

پہلی فصل نورِ محمدی ﷺ کے بیان میں:

حدیث شریف:......عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی ﷺ کا نور اپنے نور سے (اپنے نور کے فیض سے) پیدا فرمایا، پھر وہ نور قدرتِ الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اُس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ جنت تھی اور نہ دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے اور مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اِس نور کے چار حصّے کئے اور ایک حصّے سے قلم کو پیدا فرمایا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے حصّے سے عرش آگے طویل حدیث ہے۔

فائدہ:......اس حدیث شریف سے نورِ محمدی ﷺ کا سب سے پہلے کائنات میں تخلیق ہونا ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اَولیت کا حکم آیا ہے اُن اشیاء کا نورِ محمدی ﷺ سے متاخر ہونا اس حدیث شریف سے منصوص ہے۔

حدیث شریف:......احکام بن القطان میں منجملہ اُن روایات کے جو ابنِ مرزوق نے

ذکر کی ہیں حضرت علی بن الحسین رضی اللہ عنہ (یعنی امام زین العابدین) سے روایت ہے وہ اپنے باپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور وہ اُن کے جدّ امجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار جل جلالہٗ کے حضور میں ایک نور تھا۔

(از کتاب: نشر الطیّب فی ذکر الحبیب، مصنف اشرف علی تھانوی: مطبوعہ دارالاشاعت کراچی صفحہ 7)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆